- بسم اللہ الرحمن الرحیم -

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۶/۱۱ یکم ظہور ۱۳۳۶ ہش یکم اگست ۱۹۵۷ء نمبر ۱۸۰

- اخبار احمدیہ -

— ربوہ ۳۱ جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

سلامتی کونسل میں یارنگ رپورٹ پر غور کرتے وقت کشمیر کے متعلق

ایک نئی قرارداد پیش کیجائیگی

کشمیری عوام اگر بھارت سے الحاق کا فیصلہ کرلیں تو پاکستان اس فیصلہ کو تسلیم کرلے گا (سہروردی)

لنڈن ۳۱ جولائی ۔ دولت مشترکہ کے اخباری نمائندوں کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے یہ انکشاف کیا ہے کہ سلامتی کونسل جب یارنگ رپورٹ پر غور کرے گی ۔ تو اس وقت کشمیر کے متعلق ایک نئی قرارداد پیش کی جائے گی ۔ انہوں نے کہا ۔ کشمیر کے عوام استصواب کے ذریعہ بھارت سے اپنا الحاق کرلیں ۔ تو پاکستان اس فیصلہ کو تسلیم کرلے گا ۔ سلامتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ کا دوبارہ ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا مجھے توقع ہے ۔ کہ موجودہ حالات میں روس ویٹو استعمال نہیں کرے گا ۔ تاہم اگر ایسا ہوا ۔ تو پھر یہ مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا

نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ اس سلسلہ میں ہندوستان اور پاکستان میں باعزت سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ انہوں نے بھارتی اخبارات کی ان خبروں کی تردید کی کہ پاکستان نے عالمی بنک کی تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔

موجودہ عالمی سیاست کے بارے میں مسٹر سہروردی نے کہا کہ اس دور میں غیر جانبداری کا دعویٰ بالکل بے معنے ہے ۔ اور ایسا دعوےٰ کرنے والوں نے سیاسیات میں غیر یقینی صورت حال پیدا کر دی ہے ۔

"سفینۂ عرب" ۴ اگست کو جدہ سے روانہ ہوگا

کراچی ۳۱ جولائی ۔ حاجیوں کا جہاز سفینۂ عرب اگلے ماہ کی ۴ تاریخ کو جدہ سے کراچی روانہ ہوگا ۔

جسٹر بلوگی اور سدھنائی میں راوی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے

سیلاب کی تازہ صورت حال

لاہور ۳۱ جولائی ۔ سابق پنجاب کے علاقوں میں سیلاب کی تازہ صورت حال کے متعلق ریڈیو پاکستان کی اطلاع ہے ۔ کہ جسٹر بلوگی ۔ اور سدھنائی میں راوی کی سطح میں برابر اضافہ ہو رہا ہے ۔ البتہ چناب ۔ جہلم اور ستلج کی سطح گر رہی ہے

ضلع شیخوپورہ اور سیالکوٹ میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو خوراک اور دوسری اشیائے ضروریہ پہنچانے کے لئے صوبہ کی ریڈ کراس کی انجمن نے انتظامات شروع کر دیئے ہیں ۔ ریڈ کراس کے ایک نمائندے نے کہا ہے ۔ کہ اگر ضرورت پڑی تو ان چیزوں کے پھینکنے کے لئے ہوائی جہاز استعمال کئے جائیں گے ۔

کل صبح شاہدرہ اور قلعہ شیخوپورہ کے درمیان مال گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ۔ البتہ مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت ابھی بند ہے ۔ کیونکہ سیلاب کا پانی ابھی تک ریل کی پٹڑی سے اونچا ہے

— واشنگٹن ۳۱ جولائی ۔ امریکہ نے تیونس کی نئی جمہوریت کو تسلیم کر لیا ہے ۔ اس کی اطلاع تیونس میں امریکہ کے سفیر تیونس کی حکومت کو دیں گے ۔

شام روس سے امداد کی درخواست کرے گا

دمشق ۳۱ جولائی ۔ شام کے وزیر خارجہ مسٹر صلاح بیطار نے کہا ہے کہ شام کا ایک وفد آجکل روس کا دورہ کر رہا ہے ۔ وہ دو ملکوں کے درمیان امداد باہمی اور تعاون کی بنیادوں پر روس سے فنی اور اقتصادی امداد کی درخواست کرے گا شام کے اس وفد کی قیادت شام کے وزیر دفاع خالد العظم کر رہے ہیں ۔

مسٹر سہروردی آج عمان روانہ ہو جائینگے

لنڈن ۳۱ جولائی ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی آج شام کو لنڈن سے بیروت کے راستہ عمان روانہ ہوں گے ۔ جہاں کل سے وہ اردن کا سہ روزہ دورہ شروع کریں گے ۔

اگلے مارچ یا اپریل میں عام انتخابات ہونگے

لنڈن ۳۱ جولائی ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل دولت مشترکہ کے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں پھر اس بات کو دوہرایا ہے کہ اگلے مارچ یا اپریل میں پاکستان میں عام انتخابات ہوں گے ۔ انہوں نے کہا اب تک مرکز میں براہ راست انتخابات نہ ہونے کی وجہ سے بڑی رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں ۔ ملک کی غذائی صورت حال کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگلے سال یا اس سے اگلے سال پاکستان غذائی ضروریات میں خودکفیل ہو جائے گا ۔

چیکوسلواکیہ پاکستان سے تجارت بڑھانے کا خواہاں ہے

کراچی ۳۱ جولائی ۔ کراچی میں چیکوسلواکیہ کے ایک تجارتی ترجمان نے کہا ہے کہ چیکوسلواکیہ پاکستان سے تجارت بڑھانے کا خواہاں ہے ۔ ترجمان نے کہا ہے ۔ کہ چیکوسلواکیہ پاکستان کو فنی امداد دینے کو بھی تیار ہے ۔

کوئٹہ میں سنگ مرمر کا پہلا کارخانہ

کوئٹہ ۳۱ جولائی ۔ عنقریب یہاں سنگ مرمر کا پہلا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے ۔ جس پر ۳۰ لاکھ سے زائد ابتدائی اخراجات ہوں گے ۔ خیال ہے کہ یہ کارخانہ مغربی پاکستان میں سنگ مرمر کا پہلا کارخانہ ہے ۔ سالانہ ۵ لاکھ فٹ مرمر کی سلیں تیار ہوں گی ۔

— لنڈن ۳۱ جولائی ۔ دولت مشترکہ کے ایٹمی سائنسدانوں کی کانفرنس کا اجلاس اگلے ستمبر میں ہوگا ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست ۵۷ء

تحفظِ ناموس

ایک معاصر کا اداتی نوٹ حسب ذیل ہے:۔

"پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس کے آئین نے ضمانت دی ہے کہ یہاں اسلام، شریعت حقہ، اور ناموس رسولؐ وصحابہؓ کا تحفظ کیا جائیگا۔

لیکن ہم بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ ہمارے ارباب اختیار اس معاملے میں ضروری احتیاط سے کام نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے ہم ان سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ قومی اسمبلی ایک ایسا قانون بنائے جس میں صحابہؓ کرام کے ناموس کی توہین کو جرم قرار دیا جائے۔ اور جو کوئی بد باطن ان کی شان میں گستاخی اور گندہ دہنی کا مرتکب پایا جائے اسے عبرت ناک سزا دی جائے۔

ہمارے ارباب اختیار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صحابہ کرامؓ کا احترام اور ان کی تعظیم ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ عامۃ المسلمین کے نزدیک وہ شخص مسلمان نہیں جو صحابہ کرامؓ پر اوچھے حملے کرتا ہے۔ اس لئے مرکزی حکومت کو ملک کے سواد اعظم کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ایک ایسا مسودہ قانون منظور کرنا چاہیئے جس کے تحت صحابہ کرامؓ پر نکتہ چینی ان کے ناموس کی بے حرمتی اور ان کے خلاف ادنےٰ گستاخی کو فوجداری جرم قرار دیا جائے

ہمیں توقع ہے کہ قومی اسمبلی کے ارکان اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری سے کماحقہ عہدہ برآ ہوں گے۔"

کیا معاصر کا مطلب یہ ہے کہ اگر پاکستان اسلامی مملکت نہ ہوتا اور اس کے آئین نے ضمانت نہ دی ہوتی کہ اسلام۔ شریعت حقہ اور ناموس رسولؐ وصحابہؓ کا تحفظ کیا جائے گا۔ تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی بے شک توہین ہوتی پھرتی کوئی مضائقہ نہیں تھا؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت برطانیہ یا امریکہ وغیرہ ممالک میں جہاں کے آئین نے اس قسم کی ضمانت نہیں دی ہوئی وہاں اجازت ہے کہ صحابہ کرامؓ کی توہین ہوتی رہے معاصر کو کوئی اعتراض نہیں۔

معلوم نہیں ناک کو الٹے طرف سے ہاتھ لگانے کی کیا وجہ ہے۔ سیدھی بات تو یہ ہے کہ حکومت خواہ دینی ہو۔ اسلامی ہو یا لادینی ہر حکومت کا فرض ہے کہ کسی قوم۔ فرد یا جماعت کے بزرگوں کی توہین کرنے کی کسی دوسرے کو قطعاً اجازت نہ دی جائے اور اگر کوئی شخص فرد یا اخبار ایسی دلآزاری کا مرتکب ہو تو اسکو سخت سزا دی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اصول اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی کے پروگرام میں داخل ہے کہ کسی مذہب یا قوم کے بزرگوں کی توہین کی اجازت نہیں۔ اور ایک اسلامی حکومت کے لئے تو قرآن کریم کا یہ حکم کہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم یعنی کفار کے بتوں کو بھی گالی نہ دو ورنہ وہ تمہارے خدا کو گالیاں دینگے کافی ہے۔ معاصر کو چاہیئے تھا کہ قرآن کریم کے اس حکم کی طرف نہ صرف حکومت کو ہی توجہ دلاتا بلکہ تمام اسلامی فرقوں کے اہل علم حضرات کی توجہ بھی مبذول کراتا کہ وہ اپنے اس فرض کو سمجھیں اور اگر وہ قرآن کریم کو مانتے ہیں تو اس حکم کی تعمیل کریں۔

معاصر کا روئے سخن یقیناً شیعوں کی طرف ہے۔ لہذا شیعوں کا مسئلہ خلافت میں اختلاف کا حق تسلیم کرنے کے باوجود ان کا قطعاً یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان صحابہ کرامؓ کی توہین کریں جن کو اہل سنت واجب التعظیم والتکریم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح کسی اہل سنت کو حق نہیں کہ وہ شیعوں کے بزرگوں کی توہین کرے۔ افسوس ہے کہ شیعہ حضرات اسلام کے مندرجہ بالا اصول کی اکثر خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاصر مذکور کو متذکرہ بالا اداراتی نوٹ لکھنا پڑا ہے۔ لیکن کیا ہم معاصر سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ خود بھی اسلام کے اس حکم پر عمل کرتا ہے اور کسی مذہبی گروہ کے کسی بزرگ کی توہین کا کبھی مرتکب نہیں ہوتا؟ اگر وہ خود دوسروں کے بزرگوں کی توہین کرنا جائز سمجھتا ہے تو ہم اس کو پہلے ہی بتا دیتے ہیں کہ اس کی آواز رائیگاں جائے گی۔ اور حکومت کوئی ایسا خاص قانون نہیں بنائے گی۔ البتہ پاکستان کے دستور کے مطابق یہ عام قانون پہلے ہی موجود ہے کہ کسی کے بزرگوں کی توہین قابل مواخذہ ہے۔

ہنگامہ آرائی

چند ہی ماہ ہوئے ہیں کہ عیسائیوں نے راولپنڈی میں اسلام اور بانی اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تقریریں کیں اور کسی اسلامی کہلانے والی جماعت یا فرد کو ہمت نہ ہوئی کہ ان کا جواب دے۔ آخر احمدیوں نے عیسائیوں کے جواب میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ مگر احراریوں اور ان کے دوستوں نے احمدیوں کے جلسہ میں جو اسلام کی تائید اور آنحضرتؐ کی شان بیان کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ ہنگامہ برپا کر دیا اور ارباب نظم ونسق کو مجبوراً جلسہ بند کرنے کا حکم جاری کرنا پڑا۔

یہ جلسہ عیسائیوں کے اعتراضات کی تردید میں تھا۔ جو وسیع پیمانہ پر پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کر چکے ہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے نکال کر ان کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے والوں کا حلقہ بگوش کرتے ہیں۔ وہ پاکستان میں کھلے بندوں شرک کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان کے دستور میں ہر انسان کو اپنے دین پر قائم رہنے اور اس کی تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ لیکن عیسائیت کا زہر جو پادری پاکستان کے طول وعرض میں بکھیر رہے ہیں۔ اس کے پر امن مقابلہ کے لئے کوئی احراری کوئی اسلامی جماعت کا رکن کوئی اہل حدیث کوئی بریلوی الغرض کسی اسلامی کہلانے والی جماعت کا فرد آگے نہیں آتا اور عیسائی مزے سے اپنی تبلیغ کے جال چاروں طرف پھیلائے چلے جاتے ہیں۔

صرف جماعت احمدیہ کو اس کا پورا پورا احساس ہے اور وہ چاہتی ہے کہ عیسائیت کے تانا بانا کو اسلام کے جاودانی اصولوں سے توڑ تاڑ کر رکھ دے۔ لیکن جب وہ میدان میں نکلتی ہے تو احراری۔ اسلامی جماعت والے اور اہل حدیث وغیرہ تمام فرقے عیسائیوں کے مقابلے کی بجائے احمدیوں کے خلاف خشت باری شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک حکومت نقض امن کے عذر سے جلسے کو بند نہیں کر دیتی۔

جماعت احمدیہ کی غرض صرف اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی شان کا دفاع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی غرض نہیں ہوتی۔ لیکن پاکستانی دستور کی دفعات کے مطابق انہیں بھی تمام اسلامی فرقوں کی طرح اپنے نقطۂ نظر کو عام جلسوں وغیرہ کے ذریعہ پیش کرنے کا ویسا ہی حق ہے۔ جیسا کہ دوسرے مذہبی فرقوں کو حق ہے۔ کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ ہمارے بعض اہل علم حضرات کے زعم میں عیسائیوں کو تو اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ کی شان کے خلاف لب کشائی کا پورا پورا حق ہے۔ لیکن احمدیوں کو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع کا بھی حق نہیں اور لطف یہ ہے کہ یہی لوگ حق آزادی تحریر وتقریر کے حق میں وعظ کہتے بھی نہیں تھکتے۔ چنانچہ ذیل میں ہم احراریوں کے ترجمان نوائے پاکستان کی ایک حالیہ اشاعت سے ایک اداراتی نوٹ نقل کرتے ہیں جس میں آزادی تقریر پر لیکچر دیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

ڈھاکہ کی جمہوری کنونشن کے اجلاس میں عوامی لیگ کے حامیوں نے مخالفانہ مظاہرے اور کنونشن میں

(باقی صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

عیدالاضحی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ خدا اور اس کے دین کی خاطر باہر نکل جاؤ اور ویران دنیا کو روحانیت سے آباد کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اسمٰعیلی برکات سے حصہ عطا فرمائے گا

مَیں چاہتا ہوں کہ جماعت کے باہمت نوجوان آگے آئیں اور اپنے آپ کو صوفیا کے طریق پر کام کرنے کے لئے پیش کریں۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

اس خطبہ کی ذمہ داری مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی رکن شعبۂ زود نویسی پر ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ عید

عیدالاضحیہ

کہلاتی ہے۔ یعنی اس میں جانوروں کی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ ہم قادیان میں اسی طرح کرتے تھے۔ کہ قربانیاں جمع کر لیا کرتے تھے۔ اور پھر ان کا گوشت تمام محلوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اور یہ انتظام اس لئے کیا جاتا تھا کہ تا قربانی کا گوشت ہر غریب اور امیر کے گھر پہنچ جائے۔ یہاں ابھی اس طریق پر انتظام مکمل نہیں ہوا لیکن چونکہ انڈونیشیا میں قادیان کے پڑھے ہوئے طالب علم گئے ہیں۔ اس لئے وہاں جماعت نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنی قربانی مرکز میں پہنچا دیتا ہے۔ اور آگے تمام احمدیوں کی لسٹ بنا لیتے ہیں۔ اور ایک انتظام کے ماتحت ان میں گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اب یہاں فوری طور پر تو سارا انتظام مشکل تھا۔ تاہم ایک بکرا تو میں نے قادیان میں کروا دیا۔ اور پانچ دنبوں کے متعلق یہ ہدایت دے دی ہے کہ انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت پانچ محلوں کے عہدہ داروں کو دے دیا جائے۔ کہ وہ اپنے طور پر تقسیم کر دیں۔ مگر

ہونا یہاں بھی یہی چاہیئے

کہ لوگ قربانی کا گوشت اکٹھا کریں۔ اور ایک انتظام کے ماتحت شہر کے لوگوں میں تقسیم کریں۔ آخر یہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھ رہی ہے۔ اور لوگ باہر سے بھی قربانیاں بھجوا دیتے ہیں۔ کچھ مدت پہلے ربوہ میں یہ دستور رہا تھا۔ کہ لوگ اپنی قربانیاں لنگر خانہ میں دے دیتے تھے۔ مگر ہر مہمان لنگر خانہ میں نہیں ٹھہرا ہوتا۔ کئی مہمان گھروں میں بھی ٹھہرتے ہیں۔ اور پھر صرف مہمان ہی قربانی کے مستحق نہیں ہوتے۔ بلکہ ربوہ کے مقیم لوگ بھی قربانی کے مستحق ہیں۔ اس لئے انتظام ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ کہ گوشت اکٹھا کر لیا جائے۔ اور اس میں سے ایک مناسب مقدار لنگر کو دے دی جائے اور باقی گوشت تمام شہر کے لوگوں کی لسٹ بنا کر ان میں تقسیم کیا جائے۔

گرمی کی شدت اور تکلیف کی وجہ سے میں نے آج

مصافحہ کیلئے بھی بعض خاص ہدایات

دی ہیں۔ پہلے تو میں نے ہدایت دے دی تھی۔ کہ مصافحہ نہیں ہوگا۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا۔ کہ عید کے موقعہ پر قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش ہوگی۔ کہ وہ مصافحہ کریں۔ اس لئے میں نے مصافحہ کے لئے بعض ہدایات دے دی ہیں۔ ان کے ماتحت منتظمین صف وار مصافحہ کرائیں گے۔ لیکن کسی کو انتظار نہیں کرنے دیا جائے گا۔ پچھلی عید پر میں نے دیکھا تھا۔ کہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑا تھا۔ لوگوں کو دھکے دے کر آگے لایا جاتا تھا۔ اور قریب آ کر کوئی ادھر کھسک جاتا تھا۔ کہ میں آخر میں مصافحہ کروں گا۔ اور کوئی اُدھر کھسک جاتا تھا کہ کسی طرح اسے زیادہ موقعہ مل جائے یہ طریق دوسروں کے حقوق کو بھی ناجائز طور پر تلف کرنے والا ہے۔ اور خود اپنی جماعت اور امام کو بھی تکلیف میں ڈالنے والا ہے۔ اس لئے میں نے کہہ دیا ہے۔ کہ کسی کو انتظار میں مت بیٹھنے دو۔ منتظمین پہلے پہلی صف والوں کو مصافحہ کرا دیں۔ اور وہ باہر چلی جائے پھر دوسری صف والوں کو مصافحہ کرائیں۔ جب وہ باہر چلے جائیں تو تیسری صف والوں کو مصافحہ کرائیں۔ جب وہ باہر چلے جائیں تو چوتھی صف والوں کو مصافحہ کرائیں۔ جتنے لوگ مصافحہ کر لیں کر لیں جو رہ جائیں رہ جائیں۔ کسی کو یہ اختیار نہ ہو کہ وہ مرضی سے آگے آ جائے۔ جو پہلی صف والا پہلے مصافحہ نہیں کرنا چاہتا۔ وہ باہر جا کر بیٹھ جائے۔ اور انتظار کرے۔ پھر بعد میں اسے موقعہ مل جائے تو مصافحہ کرے ورنہ صبر کرے۔

یہ عید جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے قربانیوں کی عید ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی

یہ نہیں تھی جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ انہیں ذبح کرنے کے لئے حضرت ابراہیم نے زمین پر لٹا دیا تھا۔ لیکن بعد میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر آپ نے ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور الٰہی اشارہ کی بنا پر ان کی جگہ ایک بکرا ذبح کر دیا۔ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رویا دکھائی گئی تھی کیونکہ ایک بے آب و گیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے جیسے شروع شروع میں ربوہ میں چند آدمی خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ تاکہ اسے آباد کیا جائے۔ وہ آدمی درحقیقت اس وقت اسمٰعیلی سنت کو پورا کر رہے تھے وہ صرف اس لئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں ربوہ آباد کیا جائے۔ اگر وہ قربانی نہ کرتے۔ اور ربوہ میں آ کر خیمے لگا کر نہ بیٹھ جاتے۔ تو نہ یہ شہر بنتا نہ سڑکیں بنتیں نہ بازار بنتے۔ نہ مکانات بنتے۔ اور یہ جگہ پہلے کی طرح چٹیل میدان ہی رہتی۔

امریکہ میں جو فری تھنکنگ (Free Thinking)

کی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ اس کا بانی ایک فرانسیسی شخص ہے۔ اس نے اپنا قصہ یہی لکھا ہے کہ میں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا وعظ سننے گیا تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیمؑ بڑا نیک انسان تھا۔ اس نے

خدا کی خاطر

اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر دی وہ لکھتا ہے کہ اتفاق کی بات ہے میں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہی تھا میں وہاں سے نکل کے بھاگا۔ میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آگیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی چھری نہ پھیر دے۔ میں سمندر پر گیا وہاں ایک امریکہ جانے والا جہاز کھڑا تھا میں اس میں گھس گیا اور کسی کونہ میں چھپ کر بیٹھ گیا اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا۔ یہاں آکر میں نے یہ دہریوں والی تحریک جاری کی۔ غرضیکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

رؤیا کا یہ مطلب تھا

کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادیٔ مکہ ایک بے آب و گیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا اور انہیں نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کی تحریک کر کے اور اس طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کر کے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے پس

عید الاضحیہ کی قربانی

بے شک اس قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ مگر اس قربانی کی یاد نہیں دلاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری شکل میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری پھیر دی۔ درحقیقت قربانیوں کی

عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے

کہ ہم خدا کی خاطر اور اس کے دین کیلئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جاکر خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کریں اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں جیسا کہ ہمارے صوفیاء کام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کے مشابہ ہوگی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ قربانی بالکل حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی طرح ہو جائے گی کیونکہ دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دل کی حالت اور تھی اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کی دلوں کی حالت اور ہے۔ مگر بہرحال وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی پس تم اپنے آپ کو

اس قربانی کے لئے پیش کرو

میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ قربانی وہ مبلغ کر رہے ہیں جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ وہ غیر آباد ملک ہیں جن میں کوئی شخص خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر انہیں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا نام بتایا میں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں۔ کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے مبلغ انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ گئے۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا جسے انہوں نے بڑی تبلیغ کی تھی مگر اس نے احمدیت قبول نہیں کی تھی بعد میں اس کے پاس ایک مقامی مبلغ پہنچا تو اس نے کہا کہ تمہارے بڑے پاکستانی مبلغ نے بھی مجھے تبلیغ کی ہے۔ لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت ایک دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رُخ پھیر کر الٹی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ لیکن کچھ دن اس مبلغ کی صحبت میں رہنے کا

اس پر ایسا اثر ہوا

کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ جب میں وہاں چندہ لینے گیا تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا۔ وہ مجھے ملا اور کہنے لگا آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تمہارے خدا میں کوئی طاقت ہے تو اسے چاہئے کہ وہ

کوئی معجزہ دکھائے

اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ میں اپنا علیحدہ پریس لگانے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگا۔ مولوی صاحب یہ تو بڑی بے غیرتی ہے کہ اب ہمارا اخبار ان کے پریس میں چھپے۔ آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا وہ وہاں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے اس مد میں ۲۵۰۰ پونڈ کے قریب چندہ جمع ہو چکا ہے۔ اور اب سنا ہے کہ پریس لگ رہا ہے۔ یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے غرض ہمارے یہ مبلغ ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں جہاں

جنگل ہی جنگل ہیں

شروع شروع میں جب ہمارے مبلغ وہاں گئے تو بعض دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں اور وہ نہایت تنگی سے گزارہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آگئی ہے۔ ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں تو وہ مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں اور پیچش وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے مبلغوں کو حاصل ہے جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے۔ یورپ بھی آباد ہے اور مڈل ایسٹ بھی اب آباد ہو چکا ہے۔ لیکن

افریقہ کے اکثر علاقے

اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے والوں کو بڑے بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں اور بڑی جانکاہی کے بعد لوگوں تک اسلام پہنچانا پڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے تھے تا کہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں۔ پس خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے چنانچہ

میں چاہتا ہوں

کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن

روحانیت کے لحاظ سے

بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے اگر یہ لوگ آگے نہ آئے۔ اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ حضرت شہاب الدین صاحبؒ سہروردی اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ

جماعت کے نوجوان ہمت کریں

اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔ وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں۔ اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر

ربوہ اور قادیان کی محبت

اپنے دل سے نکال دیں اور باہر جاکر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جاکر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں تبلیغ بھی کریں اور لوگوں کو تعلیم بھی دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں۔ اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانہ میں تھا۔

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیوبند جو ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔

حالانکہ وہ زمانہ حضرت معین الدین صاحب چشتی کے زمانہ سے کئی سو سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں تھا۔ اس زمانہ میں بھی وہ ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوایا۔ جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر ان کے ساتھ اور لوگ مل گئے۔ اور ان سب نے اس ملک میں دین اسلام کی بنیادیں مضبوط کیں اب چاہے ان کی اولاد خراب ہو گئی ہے (اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بچائے کہ وہ خراب نہ ہوں) لیکن ان کی اولادوں کی خرابی ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک ہو سکا دین کی خدمت کی۔ بلکہ جہاں تک صلبی اولاد کا تعلق ہے

مولانا محمد قاسم صاحب رح کی اولاد

پھر بھی دوسروں سے بہت بہتر ہے میں جب ندوہ دیکھنے گیا تو مولویوں نے ہماری بڑی مخالفت کی۔ مگر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح کے بیٹے یا پوتے جو ان دنوں ندوہ کے منتظم تھے۔ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور مدرسہ والوں کو حکم دیا۔ کہ جب یہ آئیں۔ تو ان سے اعزاز کے ساتھ پیش آئیو۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی۔ لیکن میں پیچش کی وجہ سے اس دعوت میں شریک نہ ہو سکا میرے ساتھ اس سفر میں مولوی سید سرور شاہ صاحب رض حافظ روشن علی صاحب رض اور قاضی سید امیر حسین صاحب رض بھی تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں وہ شرافت نہ ہوتی تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے وہ بھی مظاہرہ کرتے لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور بڑے ادب سے پیش آئے اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی۔ اور استقبال کیا۔ بعد میں انہوں نے

مولوی عبید اللہ صاحب سندھی

کو ہمارے پاس بھجوایا اور معذرت کی کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے۔ مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کیا کریں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں اس وقت مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو بڑے متمدن اور مہذب آدمی تھے۔ ان کے مشیر کار تھے اور وہ مولوی صاحب کا بڑا لحاظ کرتے تھے۔ اور انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی باتیں مانتے تھے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ماننے والے کے اندر جب تک اطاعت کا مادہ نہ ہو تو چاہے اسے کوئی کتنا بڑا آدمی کیوں نہ مل جائے۔ وہ مفید نہیں ہو سکتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب رح کے یہ بیٹے یا پوتے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا نام غالباً محمد یا احمد تھا۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی انہیں ہمیشہ صحیح مشورہ دیتے رہتے تھے اور ان سے ایسا کام لیتے تھے جس سے اسلامی اخلاق صحیح طور پر ظاہر ہوں۔ چنانچہ

اسی کا یہ نتیجہ تھا

کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور دعوت کی اور بعد میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیج کر معذرت کی کہ بعض مولویوں نے آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کیا ہے۔ جس کا مجھے افسوس ہے۔ آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیاء کے طریق پر کام کرنے کا موقعہ ہے۔ جیسا کہ دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی۔ لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح نے دیکھ لیا تھا کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہئیے تاکہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا۔ جیسے ان کے پیر

حضرت سید احمد صاحب بریلوی

نے بڑا کام کیا تھا اور جیسے ان کے ساتھی حضرت اسماعیل صاحب شہید رح کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح نے بڑا کام کیا تھا۔ یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خدا تعالےٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ باقی انبیاء اپنے اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ سید احمد صاحب سرہندی رح اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے۔ وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئیے اسے یاد رکھنا چاہئیے اور اس کی نقل کرنی چاہئیے۔

سو آج بھی زمانہ ہے

کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور اسلام اور نور ایمان پھیلائیں اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں۔ بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں۔ جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ

خدمت اسلام کا ایک بہت بڑا موقعہ

اس زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح کے زمانہ میں تھا۔ یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔

151

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

شرکت کرنے والے لیڈروں پر حملے کر کے ایک افسوسناک مثال قائم کی ہے، اور اس غنڈہ گردی کی کوئی صاحب عقل و دانش ہرگز تائید اور حمایت نہیں کر سکتا!

اس جمہوری دور میں اپنی بات ڈنڈے کے زور سے منوائے جانا اور دوسرے کی بات نہ خود سننا اور نہ دوسروں کو سننے دینا ہرگز قرین انصاف نہیں [illegible] اگر آپ کو کسی شخص کے خیالات سے اتفاق نہیں اور آپ اس کی بات سننا پسند نہیں کرتے تو جلسہ گاہ میں اس کی بات سننے جاتے ہی کیوں ہیں؟

کل کو اگر عوامی لیگ کے جلسوں میں ایسے مظاہرے ہونے لگیں یا مسٹر سہروردی پر مخالف لوگ حملے کرنے لگیں تو اس طرح ملک میں غنڈہ گردی اور طوائف الملوکی کا ایک نیا باب کھل جائے گا، اس لئے ہر طبقہ، خیال اور ہر جماعت کا فرض اولین ہے کہ اپنے ارکان کے دلوں میں دوسروں کی باتیں سننے کا جذبہ برداشت و تحمل بھی پیدا کریں اور اخلاق و شرافت سے بعید نعرے بازی اور مظاہروں سے انہیں باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں —!

روزنامہ نوائے پاکستان لاہور
۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء

اس پر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم منشی سبحان علی صاحب بیمار ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن ابھی کافی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ والد صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی بڑی ہمشیرہ بھی بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

مظفر احمد کارکن دفتر امانت
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع بالکل قریب ہے۔ اس موقع پر جو اخراجات کرنے پڑتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے مجلس کے نمائندگان کے مشورہ سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر رکن سے کم از کم بارہ آنے فی کس کے حساب سے وصول کر کے مرکز میں بروقت بھجوا دیئے جایا کریں۔ یہ شرح اتنی قلیل ہے کہ اگر سب کے سب اراکین اس میں حصہ نہ لیں تو اخراجات پورے نہیں ہو سکتے۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے اس ضروری چندہ کی طرف توجہ کی ہے۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے عہدہ داران انصار سے توقع ہے کہ وہ بغیر مزید تاخیر کے یہ چندہ ہر رکن سے وصول کر کے مرکز میں جلد بھجوا دیں گے۔

قائد مال انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ

چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے دفاتر اور ہال کی تعمیر کے لئے گذشتہ سال مرکز کی طرف سے تحریک ہوئی تھی۔ انصاراللہ نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس کے نتیجہ میں دفتر کے پانچ کمرے اور ایک ہال تعمیر ہو گیا۔ لیکن ابھی تعمیر کا کام مکمل نہیں ہوا۔ چار دیواری جس کی فوری تعمیر ضروری ہے ابھی باقی ہے۔ اسی طرح کارکنوں کے کوارٹر بھی بنانے ہیں۔ اب کچھ دنوں سے اس چندہ میں کمی آگئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کام رک جائے گا۔ پس عہدہ داران انصاراللہ سے درخواست ہے کہ وہ تھوڑی سی ہمت اور کریں اور جس کام کو انہوں نے بڑی مستعدی سے شروع کیا تھا اسے پایۂ تکمیل کو پہنچائیں۔ تاکہ مرکزی عہدہ دار اپنی توجہ دوسرے اہم کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔

تعمیر کا چندہ ہر رکن سے ایک روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ سال گذرنے والا ہے اس لئے چندہ کی وصولی بہت ضروری ہے۔ جن احباب نے گذشتہ سال یہ چندہ ادا نہ کیا ہو ان سے بقایا بھی وصول کیا جائے۔ جن احباب نے نائب صدر محترم کی تحریک پر ایک ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے ان سے بھی جلد وصول کیا جائے جزاکم اللہ خیرا۔

قائد مال انصاراللہ مرکزیہ

ایصال ثواب — برائے مرحومین

وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں عرض کی کہ تحقیق میری والدہ ناگہاں فوت ہو گئی اور میں گمان کرتا ہوں کہ اگر وہ بولتی تو کچھ للہ صدقہ کرتی یا للہ دینے کی وصیت کرتی۔ پس کیا اس کے واسطے ثواب ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں۔ حضور نے فرمایا ہاں

جن کو خداتعالے توفیق بخشے وہ اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے صدقہ دیں اور بہترین صدقہ جاریہ جو اس وقت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مرحوم کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ صد فی کس کے حساب سے تعمیر مسجد جرمنی کے حساب میں ادائیگی کی جائے۔ کیونکہ ایسے مخلصین کے اسماء یکجائی طور پر مسجد کی دیوار پر کندہ کئے جائیں گے اور آنے والی نسلیں ان سب کے لئے جہاں دعاگو ہوں گی وہاں ان قربانی کرنے والوں کی تقلید میں فخر محسوس کریں گی۔ اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال

آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

سٹینو ٹائپسٹوں کی پانچ اسامیوں تنخواہ ۸۵-۶-۱۱۵- ۲/۱۵- ۱۷۵-۱۰-۲۲۵ سپیشل پے ۲۰/- الاؤنس علاوہ۔

شرائط:- میٹرک۔ شارٹ ہینڈ سپیڈ ۸۰۔ ٹائپ ۴۰۔ عمر ۱۸ تا ۲۵

بتاریخ ۱۵/۸ کو درخواستیں ۲۵/۸ تک بنام Derector of Ordnance Factories 21 Victoria Barracks G.H.Q Rawalpindi

(پاکستان ٹائمز ۲۹/۷) (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعلان نکاح

خاکسار نے مؤرخہ ۳ جولائی ۱۹۵۷ء مطابق ۴ ذالحجہ ۱۳۷۶ھ ڈاکٹر میجر سید ضیاء الحسن ولد سید ظہور الحسن صاحب مرحوم کا نکاح سیدہ رضیہ افضال جہاں شیریں۔ بنت سید ارتضٰی علی صاحب کراچی سے بالعوض مہر مبلغ بارہ ہزار روپیہ پڑھا اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے موجب برکات ہو آمین۔

مرزا محمد لطیف
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵ اگست بروز اتوار

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بتاریخ ۲۵ اگست بروز اتوار یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جائے گا۔ تمام جماعتیں اس دن جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کریں اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن پر تقاریر کی جائیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے چچا جان مکرم بشیر احمد صاحب شیدا اکوکٹہ میں بیمار ہیں۔ انہوں نے اس سال منشی فاضل کا امتحان بھی دیا ہوا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

عبدالرحیم ڈھاکہ چھاؤنی

(۲) میری دینی و دنیوی ترقی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

ملک عبدالمنان نیروبی۔ مشرقی افریقہ

(۳) میری اہلیہ تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحمان۔ دفتر بیت المال۔ ربوہ

(۴) میرا لڑکا مقبول احمد اوورسیری کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴ ج۔ب۔ ضلع لائلپور

(۵) میرے بڑے بھائی نثار احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے شفا عطا فرمائے

نسیم اختر۔ کوئٹہ

(۶) عاجز کی لڑکی امۃ الحی کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ حالت تشویشناک ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ لاہور

(۷) مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد منظور صاحب محلہ دارالصدر غربی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ آجکل مفلوج حصہ (بائیں طرف) میں اکڑاؤ کی کیفیت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

اعلانِ نکاح

برخوردار ڈاکٹر سید ضیاء الحسن ابن سید ظہور الحسن صاحب مرحوم کا نکاح سیدہ رضیہ افضال جہاں شیریں بنت سید ارتضے علی صاحب کراچی کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار مہر پر مکرمی لطیف اکبر صاحب مربی سلسلہ نے کراچی میں ۳ جولائی ۱۹۵۷ء کو پڑھا۔

دعوت ولیمہ ۶ جولائی کو پشاور میں دی گئی جماعت کے متعدد افراد کے علاوہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی سابق امیر جماعت ہائے سرحد و جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب محاسب نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

والدہ سید ابوالحسن
بیگم سید ظہور الحسن صاحب مرحوم

وصیتیں

نمبر وصیت ۲۵۲۶ میں اقبال بیگم زوجہ محمد یوسف قوم جٹ رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن پورہ مہاراں ڈاکخانہ چونڈہ کے جٹاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ / ۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے زیور اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ اقبال بیگم بقلم خود۔ گواہ شد اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چونڈہ کے منگوے پورہ مہاراں ضلع سیالکوٹ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۴۶۳۰ میں رفیق احمد ثاقب ولد قاضی محمد رشید صاحب قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ / ۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد -/۲۷۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد رفیق احمد ثاقب ایم ایس سی (آنرز) لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ گواہ شد قاضی محمد رشید (والد موصی) موصی ۳۵۱۰

مقصدِ زندگی

و

احکامِ ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر مفت

عبدالہ الہ دین سکندر آباد دکن

مہ ریٹائرڈ سولین گرینڈ افیسر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد مبارک احمد انصاری موصی ۱۳۰۹۲ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نوٹس نیلام

پی۔ ڈی۔ ۱۱۱/۱۵ (۹۹)

ڈائرکٹر آف فوڈ پرچیز فار ڈیفنس وزارت خوراک حکومت پاکستان کراچی کی ہدایت کے مطابق گورنمنٹ آکشنرز میسرز ایچ انصاری اینڈ سنز نزد سی۔ بی ہائی سکول ملتان نیلام عام کے ذریعہ دیسی گھی بمقدار تقریباً ۶۰ ٹن فروخت کریں گے یہ گھی اٹھارہ اٹھارہ پاؤنڈ کے ٹینوں میں بند ہے۔

گھی کی یہ فروخت گھی پیکنگ سینٹر ملٹری فارمز اوکاڑہ میں ایک ایک ہزار ٹین کی لاٹ کی شکل میں ہوگی۔

سب سے زیادہ بولی دینے والے کو بولی کا کم از کم پچیس فیصدی رقم جائے نیلام پر ادا کرنی ضروری ہوگی۔ اسی طرح بقیہ رقم ڈائرکٹر آف فوڈ پرچیز فار ڈیفنس کراچی کی طرف سے بولی کی منظوری سے چھ دن کے اندر اندر ادا ہونی چاہیئے۔ اگر سب سے زیادہ بولی دینے والا بولی کی منظوری کے بعد بقیہ رقم وقت مقررہ کے اندر کسی بھی وجہ سے جمع نہ کرا سکے تو بولی منسوخ کر دی جائے گی اور اس کی طرف سے ۲۵ فیصدی جمع شدہ رقم بحق سرکار ضبط ہو جائے گی۔

مکمل تفصیلات اور شرائط کے لئے گورنمنٹ آکشنرز جن کا نام اوپر دیا گیا ہے۔ ان سے رجوع کیا جائے۔

ڈائرکٹر آف فوڈ پرچیز فار ڈیفنس کو اختیار ہوگا کہ وہ کوئی وجہ بتائے بغیر سودے کا کوئی حصہ یا ساری مقدار واپس لے لیں۔

(اشتہار ۵۳۴) Daily Alfazl 31-7-57

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے خاص فضل وکرم اور بزرگوں کی دعاؤں سے ہمیں لاہور سے سرگودھا اور ربوہ سے خوشاب کے علاوہ سرگودھا سے بھیرہ تک کے بھی پختہ روٹ مل گئے ہیں۔ تمام روٹوں پر خدا کے فضل سے نئی اور آرام دہ گاڑیاں مقررہ اوقات پر چل رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں ہر قدم پر مزید کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور

فون اڈہ شاہ عالمی لاہور ۶۰۹۷۷ — فون اڈہ ربوہ ۶۷ — فون صدر دفتر لاہور ۲۷۰۰

ٹائم ٹیبل

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور موسم گرما I

بھیرہ - بھلوال - سرگودھا ‖ سرگودھا - بھلوال - بھیرہ

کرایہ	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱		سٹیشن	۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	میل
–	۱۰ بجے	۱۸-۴۵	۱۶-۴۵	۱۵-۴۵	۱۳-۴۵	۱۱-۴۵	۹-۰۰	۷-۴۵	۷-۱۵	۵-۴۵	۵-۱۵	آ	سرگودھا	ر	۵-۴۵	۶-۳۰	۷-۰۰	۹-۳۰	۱۲-۱۵	۱۳-۱۵	۱۴-۴۵	۱۵-۳۰	۱۶-۳۰	۱۷-۳۰	۱۸-۳۰	۰۰
۱۵-۰۰	۱۷-۴۵	۱۷-۰۵	۱۵-۴۵	۱۴-۳۰	۱۳-۰۵	۱۰-۰۰	۸-۰۵	۵-۳۰	۵-۰۵	۴-۳۰	۴-۰۰	ر	بھلوال	ر	۶-۰۰	۷-۴۵	۸-۳۰	۱۰-۴۵	۱۳-۳۰	۱۴-۳۰	۱۶-۰۰	۱۶-۴۵	۱۷-۴۵	۱۸-۴۵	۱۹-۴۵	۲۹
۱-۶	۱۴-۱۵	۱۴-۳۰	۱۳-۴۵	۱۲-۳۰	۱۱-۳۰	۸-۴۵	۷-۱۵	۵-۰۰	۴-۳۰	۴-۰۰	۳-۳۰	ر	بھیرہ	آ	۷-۳۰	۸-۱۵	۹-۰۰	۱۱-۱۵	۱۴-۰۰	۱۵-۰۰	۱۷-۱۵	۱۷-۱۵	۱۸-۱۵	۱۹-۱۵	۲۰-۱۵	۴۴

لاہور - سرگودھا ‖ سرگودھا - لاہور

کرایہ	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱		سٹیشن		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	میل
۰۰	۱۴-۱۵	۱۱-۴۵	۱۳-۱۵	۹-۰۰	۶-۰۰	۴-۱۵	۲-۴۵	ر	لاہور	آ	۳ بجے	۹-۰۰	۱۰-۰۰	۱۱-۴۵	۱۶-۰۰	۱۹-۴۵	۲۱-۴۵	–
۱۲-۰۰	۱۴-۴۵	۱۵-۴۵	۱۴-۴۵	۱۰-۰۰	۷-۰۰	۵-۱۵	۳-۴۵	ر	شیخوپورہ	ر	۶-۳۰	۸-۰۰	۹-۳۰	۱۳-۰۰	۱۵-۰۰	۱۸-۴۵	۲۰-۴۵	۲۴
۲-۲	۱۸-۴۷	۱۶-۴۷	۱۵-۵۷	۱۲-۴۴	۹-۴۲	۶-۵۷	۵-۴۷	ر	پنڈی	ر	۸-۴۴	۱۰-۱۸	۱۱-۱۸	۱۳-۱۸	۱۴-۰۴	۱۸-۴۸	۱۸-۴۸	۶۸
۲-۱۳	۲۹-۴۹	۱۸-۰۹	۱۴-۴۹	۱۳-۴۳	۹-۴۳	۸-۴۹	۶-۱۹	ر	چنیوٹ	ر	۳-۵۶	۵-۳۶	۶-۵۶	۱۰-۳۹	۱۲-۳۶	۱۴-۱۱	۱۷-۴۱	۹۰
۳-۱۴	۲۰-۳۰	۱۹-۳۰	۱۸-۰۰	۱۴-۴۵	۱۰-۴۵	۹-۰۰	۷-۳۰	آ	سرگودھا	ر	۷-۴۵	۸-۴۵	۵-۴۵	۹-۱۵	۱۱-۴۵	۱۵-۰۰	۱۶-۳۰	۱۲۴